تعلیمی قرض

چند منتخب تحریریں

اسلامک فقہ اکیڈمی (انڈیا)

تعلیمی قرض اور ہندوستانی مسلمان

ڈاکٹر ایم آئی باگ سراج

تعلیمی قرض اور مسلم امیدواروں کو اس کے حصول میں مشکلات

انجینئر طارق سجاد

مختلف تعلیمی قرض اور اس کے شرائط

وجیا بینک

بسم الله الرحمن الرحيم

تعلیمی قرض اور ہندوستانی مسلمان

ڈاکٹر ایم آئی باگ سراج ☆

ہمارا معاشرہ معلوماتی معاشرہ ہے، آج کسی معاشرہ کی علمی سطح اقوام عالم کے درمیان اس کی معاشی، سماجی اور سیاسی سطح کا تعین کرتی ہے، تعلیم نے تمام ہی ملکوں اور اقوام کے نزدیک اہم ترین صنعت کی صورت اختیار کرلی ہے، تعلیم کے مختلف شعبہ جات بالخصوص اعلی اور تکنیکی تعلیم تو اس قدر مہنگی ہے کہ متوسط طبقہ بھی اس کا خرچ برداشت کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا، یہی وجہ ہے کہ وہ اب تعلیمی قرض کا سہارا لینے پر مجبور ہے، بشری اثاثہ میں سرمایہ کاری کو اس بات کے لئے قبول کرلیا گیا ہے کہ وہ مستقبل میں اعلی ترین منافع کا سبب بنے گی، آج تقریبا تمام ہی قومی اور نجی تجارتی بینک سود کی مختلف شرحوں پر تعلیمی قرض فراہم کررہے ہیں۔

سچر کمیٹی رپورٹ سے یہ بات ایک بار پھر واضح ہوگئی ہے کہ ہندوستانی مسلم قوم تعلیم، ملازمت اور سماجی و معاشی سطح پر دوسری بہت سی اقوام سے پیچھے رہ گئی ہے، لہذا یہ بات مسلم ہے کہ مسلم قوم کو وہ تمام سہولیات فراہم کرنے کی سخت ضرورت ہے جن سے وہ دیگر اقوام کے مساوی تعلیم حاصل کرسکے۔

ایسا نہیں ہے کہ باصلاحیت مسلمان اپنے وسائل کو تعلیم کی سمت میں استعمال نہیں کر رہے ہیں، بلکہ حقیقت واقعہ یہ ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں کے قلیل وسائل ان کی مذہبی تعلیم

☆ دارالامور، سری رنگا پٹنم، کرناٹک۔

کے لئے بھی ناکافی ہیں، اس پر مزید یہ کہ عام مسلمانوں کی ماہانہ آمدنی اتنی کم ہے کہ مدد کے لئے اٹھا ہوا ہر ہاتھ خاندان کی غذائی ضروریات کی تکمیل میں الجھ کر رہ جاتا ہے، اور اعلیٰ تعلیم کے حصول میں ان کی کوئی مدد نہیں کر پاتا جس سے کہ وہ اپنی آمدنی کے دائرہ کو وسیع کر سکیں، اگر ہندوستانی مسلمان اپنے بچوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے انہیں دیگر اخراجات سے کچھ بچت کر کے اپنے بچوں کی تعلیم پر مزید خرچ کرنا ہوگا۔

تعلیمی مصارف:

۱۹۹۴ء میں NCAER کے ذریعہ کئے گئے ایک سروے سے یہ بات پتہ چلتی ہے کہ دیہی ہندوستان میں ۶ سے ۱۴ سال کی عمر کے بچوں کے تعلیمی اخراجات ہر خاندان پر ۶۸۰ روپئے اور سالانہ ایک طالب علم پر ۳۸۷ روپئے ہیں، لڑکیوں کے اسکول کے تعلیمی مصارف لڑکوں کے اخراجات کا ۶۸ فیصد ہیں، ان مصارف کا معتد بہ حصہ کتابوں، اسٹیشنری، اسکول یونیفارم، پرائیوٹ کوچنگ اور فیس پر خرچ ہوتا ہے۔ یہ اخراجات کتابوں، اسٹیشنری اور یونیفارم کی قیمتوں میں تغیر کے لحاظ سے کم وبیش ہوتے رہتے ہیں۔

پرائیوٹ اسکولوں میں جانے والے بچوں کا تناسب زیادہ آمدنی والے گھرانوں میں بہتر ہے، یہ بات دلچسپ ہے کہ درج فہرست ذاتوں اور قبائل سے تعلق رکھنے والے ۷۰ فیصد سے زیادہ بچے حکومتی اسکولوں میں تعلیم حاصل کرتے ہیں، صرف ۴۳ فیصد عیسائی اور ۴۹ فیصد مسلمان بچے حکومتی اسکولوں کا رخ کرتے ہیں، جبکہ بقیہ عیسائی بچوں میں سے بیشتر حکومت سے امداد یافتہ اداروں میں تعلیم پاتے ہیں۔

مسلمان، درج فہرست ذاتوں اور قبائل سے تعلق رکھنے والے افراد تعلیم پر نسبتاً کم خرچ کرتے ہیں، ان میں سے ہر ایک اپنی گھریلو آمدنی کا صرف تین فیصد حصہ تعلیم پر خرچ کرتا

ہے۔

درج ذیل جدول ہندوستان کے دیہی اور شہری علاقوں میں تعلیمی اخراجات کے اعداد وشمار پیش کرتا ہے:

Percentage Share of Household Expenditure on Education

in Total Household Expenditure

	Occupational Categories	**Rural**	**Urban**
MIMAP☆ - only poor			
	Self employed Farm	3.71%	3.50%
	Self employed Non Farm	1.47%	5.73%
	Salary	3.97%	5.58%
	Agricultural Wage	2.31%	3.59%
	Non-agricultural Wage	2.47%	3.51%
	Others	3.13%	7.99%
	All	2.87%	5.04%
NSSO☆☆			
	Poor	0.79%	1.66%
	Total (poor & Non-poor)	1.60%	4.00%

Notes:

☆Micro Impacts of Macroeconomic and Adjustment Policies Survey 1994-95 (NCAER)

☆☆Excludes boarding and lodging costs for education and also transport cost. Source National Sample Survey Organisation

مسلم گھرانوں میں تعلیم پر ہونے والے اخراجات کے اعداد وشمار تو دستیاب نہیں، لیکن یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ قومی اخراجات کے مقابلہ میں اس کا تناسب کم ہے، چنانچہ تمام

ہندوستانیوں اور بالخصوص مسلمانوں کے لئے یہ بات انتہائی اہم ہے کہ وہ اپنے بچوں کی تعلیم پر ہونے والے اخراجات کے لئے اپنی کمائی کا مزید حصہ مخصوص کریں۔

درج ذیل جدول ہندوستان کی مختلف ریاستوں کی تعلیمی ترقی کا خاکہ پیش کرتا ہے:

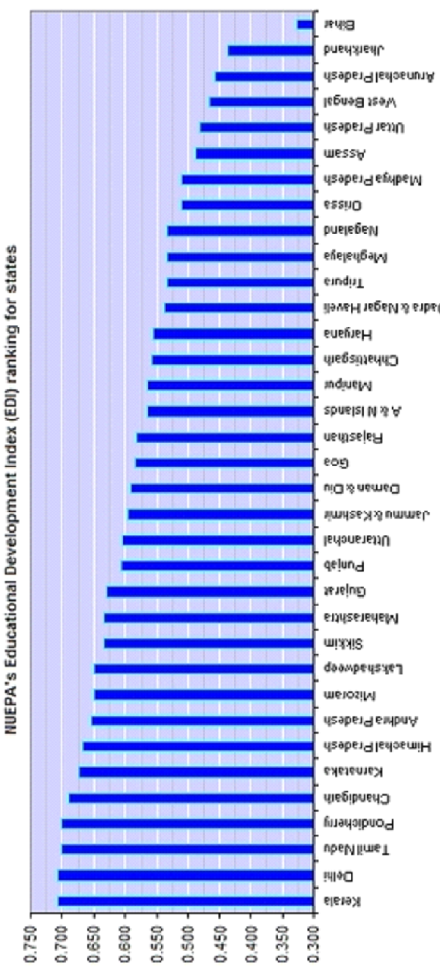

آٹھ نمایاں ریاستوں میں پانچ جنوبی ریاستیں کیرالہ، تمل ناڈو، پانڈیچری، کرناٹک اور آندھرا پردیش، اور تین شمالی ریاستیں دہلی، چندی گڑھ اور ہماچل پردیش ہیں۔

اس اشاریہ میں بہار سب سے نیچے ہے اور اس کے بالکل اوپر جھارکھنڈ ہے جو جغرافیائی اور تعلیمی ترقی کے اشاریہ دونوں لحاظ سے بہار کا پڑوسی ہے، اگر آنے والی دہائیوں میں ملک کی بقیہ ریاستیں جھارکھنڈ، بہار اور مغربی بنگال کی صف میں نہیں آنا چاہتیں تو ان ریاستوں کے افراد اور بالخصوص حکومت کو ان علاقوں پر فوری اور اہم توجہ دینی ہوگی۔ تعجب خیز امر یہ ہے کہ مغربی بنگال اس اشاریہ کی آخری صف میں کھڑا ہے، بنیادی تعلیم سے اس کی یہ دوری یقیناً حیران کن ہے۔

ہائی اسکول، انٹرمیڈیٹ، گریجویشن، پوسٹ گریجویشن اور پیشہ ورانہ تعلیم کی قیمتیں دن بدن بڑھتی جارہی ہیں، انجینئرنگ کی تعلیم میں تقریباً چار لاکھ کا خرچ آتا ہے، اگر آپ ڈاکٹر بننا چاہتے ہیں اور خصوصی نشست حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئے ہیں تو بھی اس کا خرچ دس لاکھ کے قریب ہے، بصورت دیگر یہ چالیس لاکھ سے ساٹھ لاکھ تک ہوسکتا ہے۔ ایم بی اے کے اخراجات ساڑھے تین لاکھ سے چھ لاکھ تک ہوسکتے ہیں، اور ایک کامرس یا مینجمنٹ گریجویٹ کو اپنی تعلیم پر ایک سے دو لاکھ روپیہ خرچ کرنا پڑتا ہے، تین سالہ ڈپلومہ کا خرچ بھی ایک لاکھ سے کم نہیں ہوتا، بیرون ملک تعلیم حاصل کرنے کی صورت میں یہ اخراجات انتہائی گراں ہوجاتے

ہیں، یہ حقیقت ہے کہ ایک متوسط خاندان اعلی تعلیم کے اخراجات کا یہ بار گراں اٹھانے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔

تعلیم کے لئے سرمایہ کی فراہمی کے وسائل:

تعلیم کے لئے سرمایہ فراہم کرنے والے وسائل میں سب سے مقبول وہ لون ہیں جو بینکوں سے حاصل کئے جاتے ہیں، قومی اور ریاستی سطح پر حکمت عملی وضع کرتے وقت اس بات کو یقینی بنایا جاتا ہے کہ عوام کی یہ بنیادی ضرورت عوامی اور نجی شعبہ جات کے مناسب اقدامات کے ذریعہ پوری ہو سکے۔ ایک طرف حکومت بنیادی تعلیم فراہم کرنے کی پوری کوشش کر رہی ہے تو دوسری طرف اعلی تعلیم رفتہ رفتہ نجی شعبہ تک محدود ہوتی جا رہی ہے۔ حکومت کی جانب سے رعایتوں میں مسلسل کمی کے سبب اعلی تعلیم کافی مہنگی ہو گئی ہے، اور اسی کے ساتھ اس میدان میں باضابطہ طور پر سرمایہ کی فراہمی کی ضرورت زور پکڑتی جا رہی ہے۔

ایک اسٹڈی گروپ کی سفارشات کو مدنظر رکھتے ہوئے انڈین بینکنگ اسوسی ایشن نے ۲۰۰۱ء میں ایجوکیشن لون اسکیم کا ایک خاکہ تیار کیا، ۲۸/اپریل ۲۰۰۱ء کو ریزرو بینک آف انڈیا نے ایک سرکلر کے ذریعہ تمام بینکوں کو اس کے نفاذ کا مشورہ دیا، اس کے ساتھ وہ اصلاحات اور اضافہ جات بھی تھے جو ہندوستانی حکومت نے اس میں کئے تھے۔ ۲۰۰۴ء–۲۰۰۵ء میں وزیر خزانہ کی بجٹ تقریر میں کئے گئے اعلانات کے مطابق انڈین بینکنگ اسوسی ایشن نے چار لاکھ سے ساڑھے سات لاکھ تک کے تعلیمی قرضوں پر لاگو ہونے والے ضمانتی معیارات میں کچھ تبدیلیاں کیں، اس کا نظر ثانی شدہ خاکہ اسٹڈی گروپ کی سفارشات اور مشوروں کو مدنظر رکھ کر تیار کیا گیا۔

۲– اسکیم کے مقاصد:

ایجوکیشنل لون اسکیم کا مقصد ضرورت مند اور باصلاحیت طلبہ کو مالی امداد فراہم کرنا ہے، تاکہ وہ ملک یا بیرون ملک میں اعلی تعلیم حاصل کر سکیں، اس کا اہم ترین مقصد یہ ہے کہ

باصلاحیت طلبہ خواہ وہ غریب ہوں انہیں بینکنگ نظام سے آسان شرائط پر اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے مالی امداد فراہم کی جائے۔ کوئی بھی ذی استعداد طالب علم محض اقتصادی مجبوریوں کی بنا پر اعلیٰ تعلیم سے محروم نہیں رہنا چاہیئے۔

۳۔ اسکیم کا انطباق:

تمام تجارتی بینک اس اسکیم کو اختیار کر سکتے ہیں، اسکیم کو عملی جامہ پہنانے کے تعلق سے اس میں بینک کے لئے تفصیلی ہدایات فراہم کی گئی ہیں، بینک کو اس بات کا اختیار ہے کہ وہ اس میں طلبہ اور والدین کی سہولت کے لئے کچھ تبدیلیاں کرے اور اسے مزید پرکشش بنا کر پیش کرے۔

اسکیم کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

۴— اہلیت کا معیار:

۴— الف: طالب علم کی اہلیت:

۱— ہندوستان میں:

☆ ہندوستان کا شہری ہو۔

☆اس نے ہندوستان یا بیرون ملک میں داخلہ امتحان یا میرٹ کی بنیاد پر انتخاب کے ذریعہ پیشہ ورانہ یا تکنیکی کورسز میں داخل حاصل کرلیا ہو۔

۴— ب: کورسز جو اس کے اہل ہیں:

☆ گریجوشن کورسز: بی اے، بی کام، بی ایس سی وغیرہ۔

☆ پوسٹ گریجوشن کورسز: ماسٹرز اور پی ایچ ڈی۔

☆ پیشہ ورانہ کورسز: انجینئرنگ، میڈیکل، زراعت، جانوروں کی ڈاکٹری، قانون، دانت سازی، مینجمنٹ، کمپیوٹر وغیرہ۔

☆ معروف اداروں میں کمپیوٹر کے سرٹیفکیٹ کورس جو ڈپارٹمنٹ آف الکٹرانکس سے منظور شدہ ہوں یا کسی یونیورسٹی سے ملحق ادارے کا کورس۔

☆ آئی سی ڈبلیو اے، سی اے اور سی ایف اے جیسے کورسز۔

☆ وہ کورسز جو آئی آئی ایم، آئی آئی ٹی، آئی آئی ایس سی، ایکس ایل آر آئی، این آئی ایف ٹی وغیرہ کے ذریعہ منعقد ہوتے ہیں۔

☆ ریگولر ڈگری یا ڈپلومہ کورسز مثلاً پائلٹ ٹریننگ اور شپنگ وغیرہ جو متعلقہ ڈائریکٹر جنرل سے منظور شدہ ہوں، یہ اس صورت میں ہے جبکہ یہ کورس ہندوستان میں کیا جائے، بیرون ملک سے کورس کرنے کی صورت میں اس ملک کی متعلقہ انتظامیہ سے اس کی منظوری ضروری ہے۔

☆ ہندوستان میں مختلف بین الاقوامی مؤقر یونیورسٹیز کے ذریعہ فراہم کئے جانے

والے کورسز۔

☆منظور شدہ اداروں کے شام کے کورسز۔

☆وہ کورسز جو قومی ادارے اور دیگر معروف پرائیوٹ ادارے فراہم کرتے ہیں۔

☆وہ کورسز جو اوپر ذکر کیے گئے معیار پر پورے نہ اترتے ہوں، کچھ بینک ان کے بارے میں غور کر کے انہیں بھی شامل کر سکتے ہیں۔

۲ — بیرون ملک:

☆گریجویشن: پیشہ ورانہ یا تکنیکی کورسز۔

☆وہ کورسز جو معروف یونیورسٹیاں فراہم کرتی ہیں۔

☆پوسٹ گریجویشن: ایم سی اے، ایم بی اے، ایم ایس وغیرہ۔

☆وہ کورسز جو CIMA لندن میں اور CPA امریکہ میں فراہم کرتا ہے۔

۴ — ج: مصارف جن کے لئے لون ملتا ہے:

☆فیس — کالج، اسکول یا دار الاقامہ کی۔

☆امتحان، لائبریری اور تجربہ گاہ کی فیس۔

☆کتابوں، آلات اور یونیفارم وغیرہ کی خریداری کا خرچ۔

☆ضمانتی رقم، تعمیراتی فنڈ، قابل واپسی رقم وغیرہ، اس کے لئے یہ شرط ہے کہ یہ رقم مکمل ٹیوشن فیس کے دس فیصد سے زائد نہیں ہونی چاہئے۔

☆بیرون ملک تعلیم کی صورت میں سفر کے اخراجات۔

☆کمپیوٹر کی خریداری اور کورس کی تکمیل کے لوازمات کے اخراجات۔

☆بیمہ معاہدہ کی قسط۔

☆کورس کی تکمیل کی راہ میں دیگر تمام اخراجات مثلاً تعلیمی دورے، پروجیکٹ ورک، مقالہ وغیرہ کے اخراجات۔

۵—سرمایہ کی فراہمی کی اجازت یافتہ مقدار:

ضرورت کے وقت سرمایہ کی فراہمی دراصل طالب علم یاوالدین کی استطاعت پر منحصرہوتی ہے کہ آیاوہ رقم واپس کرسکتے ہیں یانہیں،اس کامارجن اورآخری حددرجہ ذیل ہیں:

ہندوستان میں تعلیم کے لئے: زیادہ سےزیادہ دس لاکھ روپے۔

بیرون ملک تعلیم کے لئے: زیادہ سےزیادہ بیس لاکھ روپے۔

۶—مارجن:

چارلاکھ تک	کچھ نہیں۔
چارلاکھ سےزائد ہندوستان میں	۵ فیصد۔
چارسےزائد بیرون ملک	۱۵ فیصد۔

☆اسکالرشپ اوراسسٹنٹ شپ مارجن میں داخل ہے۔

☆مارجن کوسالانہ بنیاد پر کیاجاسکتاہے جبکہ ادائیگی صحیح تناسب سےہو۔

۷—ضمانت:

چارلاکھ تک : والدین کی مشترکہ ذمہ داری،کوئی ضمانت نہیں۔

چارلاکھ سےساڑھے سات لاکھ تک : والدین کی مشترکہ ذمہ داری کے ساتھ قرض کی ضمانت کےطور پرمناسب تیسرے شخص کی ضمانت،استثنائی صورتوں میں اگر بینک چاہےتو والدین جنہوں نےمشترک قرضدار کی حیثیت سے معاہدہ کیاہےان پراطمینان کرتے ہوئے تیسرے شخص کی ضمانت کی شرط ختم کرسکتاہے۔

ساڑھےساتھ لاکھ سےزائد : والدین کی مشترکہ ذمہ داری کے ساتھ بطورضمانت غیر منقولہ جائداد کورہن رکھنا جومناسب قیمت کی ہو،ساتھ ساتھ اقساط کی ادائیگی کے لئے طالب علم کی مستقبل میں آمدنی کاہبہ نامہ۔

۸– شرح سود:

چارلا کھ تک	–	BPLR
چارلا کھ سے زائد	–	BPLR+ایک فیصد

☆ادائیگی کی مہلت تک مفرد سود عائد ہوگا۔

☆تعزیری سود مختلف بینکوں کے اپنے اپنے قوانین کے لحاظ سے عائد ہوگا۔

۹– تفتیش رمنظوری رادائیگی:

☆ایک عام کورس کے سلسلہ میں جانچ کرتے وقت طالب علم کی مستقبل میں آمدنی کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ البتہ بعض صورتوں میں بوقت ضرورت والدین کا بھی اس ناحیہ سے جائزہ لیا جاسکتا ہے کہ آیا وہ رقم واپس کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں یا نہیں۔

☆لون انتظامیہ کے ذریعہ ترجیحی بنیاد پر والدین کی جائے سکونت سے قریب ترین شاخ سے جاری کیا جاتا ہے۔

☆تعلیمی قرض کے لئے موصول شدہ کوئی بھی درخواست اگلے بااختیار اشخاص کی اتفاق رائے کے بغیر نامنظور نہیں کی جاسکتی۔

☆لون بقدر ضرورت مختلف مرحلوں میں بلاواسطہ طور پر ادارہ، کتاب فروش اور آلات فروش کو ممکن حد تک ادا کیا جائے گا۔

۱۰– قرض کی واپسی:

واپسی کی مہلت – کورس کی مدت + ایک سال یا ملازمت کے حصول کے بعد چھ مہینہ (ان میں جو مدت پہلے پوری ہوجائے)۔

☆رقم کی واپسی کے آغاز سے پانچ تا سات سال کے اندر لون واپس کرنا ہوتا ہے، اگر طالب علم متعینہ وقت کے اندر کورس کی تکمیل نہ کرسکے تو زیادہ سے زیادہ دو سالوں کے لئے اسے مزید مہلت دی جاسکتی ہے، اگر طالب علم کچھ ایسی وجوہات کی بنا پر کورس مکمل نہ کرسکے جو

اس کے بس میں نہ ہوں تو قرض کی منظوری دینے والے بااختیار افراد اگر چاہیں تو کورس کی تکمیل کے لئے مطلوبہ وقت تک مزید مہلت دینے کے بارے میں غور کر سکتے ہیں۔

☆قرض کی ادائیگی کی مہلت کے درمیان حاصل ہونے والا قرض اصل رقم میں جوڑا جاتا ہےاور واپسی برابر ماہانہ اقساط میں متعین ہوتی ہے۔

☆لون لینے والوں کو ایک فیصد کی رعایت دی جاسکتی ہے اگر سود کی رقم اسکیم کے مطابق متعین کردہ تعلیم کی مدت ہی میں ادا کردی جائے۔

۱۱ــ انشورنس:

بینک ان طلبہ کے لئے جو تعلیمی قرض حاصل کرتے ہیں لائف انشورنس کی سہولت فراہم کرسکتے ہیں، مختلف بینک مختلف انشورنس کمپنیوں کے ساتھ مل کر خصوصی طریقہ کار وضع کرسکتے ہیں۔

۱۲ــ تفتیش:

بینک قرض حاصل کرنے والے طالب علم کے ادارے یا یونیورسٹی سے مستقل ربط رکھ کر ذمہ داروں سے طالب علم کی ترقی رپورٹ مناسب وقفہ سے حاصل کرتا رہتا ہے، بیرون ملک تعلیم کی صورت میں بینک طالب علم کا UIN یا شناختی کارڈ نمبر اپنے ریکارڈ میں محفوظ رکھ سکتا ہے۔

۱۳ــ پروسیسنگ چارجز:

ہندوستان میں تعلیم کے لئے حاصل کئے گئے تعلیمی قرضہ جات پر کوئی پروسیسنگ چارج نہیں لیا جائے گا۔

۱۴ــ اہلیت کا ثبوت:

وہ طلبہ جو اعلیٰ تعلیم کے لئے بیرون ملک جارہے ہوں، بینک انہیں اہلیت کا ثبوت جاری کرسکتا ہے، اس مقصد کے لئے بوقت ضرورت درخواست گزار سے ضروری کاغذات

طلب کئے جاسکتے ہیں۔

(کچھ بیرونی یونیورسٹیاں طلبہ سے ایسے دستاویزات کا مطالبہ کرتی ہیں جو ان کے بینکرز کی جانب سے اس بات کا ثبوت ہوں کہ ان کے قرض کی ذمہ داری لینے والے قرض ادا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، تا کہ وہ اس بات کو یقینی بنا سکیں کہ طلبہ کے کورس کی تکمیل تک ان کے اسپانسران کے اخرجات برداشت کر سکتے ہیں۔

۱۵— دیگر شرائط:

الف— وہ بینک جو استثنائی طور پر غیر معمولی استعداد کے طلبہ کو بغیر ضمانت کے تعلیمی قرض فراہم کرنا چاہتے ہوں، وہ اس قسم کے اختیارات اونچے درجے کے بااختیار افراد کے سپرد کر سکتے ہیں۔

ب— ایک سے زائد لون:

ایک ہی خاندان سے متعدد یا ایک سے زائد تعلیمی قرضوں کے لئے درخواست وصول ہونے کی صورت میں خاندان ایک اکائی سمجھا جائے گا اور پوری رقم کے بقدر ضمانت درکار ہوگی۔

ج— عمر کی ادنی حد:

تعلیمی قرض کے حصول کے لئے عمر کی کوئی ادنی ترین حد نہیں ہے۔

د— پتہ کی تبدیلی:

بار بار یا کبھی پتہ تبدیل ہونے کی صورت میں بینک مراسلت کا پتہ نوٹ کرنے کی سہولت فراہم کرسکتا ہے تا کہ وہ ان سے ربط میں رہے۔

☆ بینک اہلیت کی حد کے اندر طلبہ کو مزید تعلیم کے لئے مزید لون فراہم کرسکتا ہے اور اس میں تبدیلی کرسکتا ہے، اس صورت میں وہ مطلوبہ ضمانت کا مطالبہ کرسکتا ہے۔

و— قرض کی واپسی کی ذمہ داری قبول کرنے والے طالب علم کے والدین یا

سرپرست ہوسکتے ہیں، اگر وہ شخص شادی شدہ ہے تو اس کی بیوی، شوہر یا ساس وسسر بھی یہ ذمہ داری لے سکتے ہیں۔

درج ذیل بینک طلبہ کو تعلیمی قرض فراہم کرتے ہیں:

بینک کا نام	State Bank of India
ویب سائٹ	http:/www.statebankofindia.com
شرح سود	لون کی ادائیگی کے وقت بینک کی پالیسی کے مطابق
لون کی زیادہ سے زیادہ مقدار	ہندوستان میں دس لاکھ روپے بیرون ملک بیس لاکھ روپے
فارم ڈاؤن لوڈ کرنے کا لنک	http://www.sbi.co.in/viewsection.jsp?id=0,1,20,118

بینک کا نام	Allahabad Bank
ویب سائٹ	http://www.allahabadbank.com
شرح سود	لون کی ادائیگی کے وقت بینک کی پالیسی کے مطابق
لون کی زیادہ سے زیادہ مقدار	ہندوستان میں ساڑھے سات لاکھ روپے بیرون ملک ۱۵ لاکھ روپے
فارم ڈاؤن لوڈ کرنے کا لنک	http://www.allahabadbank.com/educationloan.htm

بینک کا نام	Union Bank of India
ویب سائٹ	http://www.unionbankofindia.com
شرح سود	لون کی ادائیگی کے وقت بینک کی پالیسی کے مطابق
لون کی زیادہ سے زیادہ مقدار	ہندوستان میں ساڑھے سات لاکھ روپے بیرون ملک ۱۵ لاکھ روپے
فارم ڈاؤن لوڈ کرنے کا لنک	http://www.unionbankofindia.co.in/In _Union_Education.aspx

Bank of Broda	بینک کا نام
http://www.bankofbaroda.com	ویب سائٹ
لون کی ادائیگی کے وقت بینک کی پالیسی کے مطابق	شرح سود
ساڑھے سات لاکھ روپے	لون کی زیادہ سے زیادہ مقدار
http://www.bankofbaroda.com/pfs/eduloan.asp	فارم ڈاؤن لوڈ کرنے کا لنک

UCO Bank	بینک کا نام
http://www.ucobank.com	ویب سائٹ
لون کی ادائیگی کے وقت بینک کی پالیسی کے مطابق	شرح سود
ہندوستان میں ساڑھے سات لاکھ روپے بیرون ملک ۱۵ لاکھ روپے	لون کی زیادہ سے زیادہ مقدار
http://www.ucobank.com/loan.htm#EDUCATIONALLOAN	فارم ڈاؤن لوڈ کرنے کا لنک

Bank of India	بینک کا نام
http://www.bankofindia.com	ویب سائٹ
لون کی ادائیگی کے وقت بینک کی پالیسی کے مطابق	شرح سود
ہندوستان میں دس لاکھ روپے بیرون ملک بیس لاکھ روپے	لون کی زیادہ سے زیادہ مقدار
http://www.bankofindia.com/Home/productsservices/eduloans.asp	فارم ڈاؤن لوڈ کرنے کا لنک

Oriental Bank of Commerce	بینک کا نام
http://www.obcindia.com	ویب سائٹ
لون کی ادائیگی کے وقت بینک کی پالیسی کے مطابق	شرح سود

لون کی زیادہ سے زیادہ مقدار	ہندوستان میں دس لاکھ روپے بیرون ملک بیس لاکھ روپے
فارم ڈاؤن لوڈ کرنے کا لنک	دستیاب نہیں ہے۔

تعلیم کے لئے سرمایہ کی فراہمی کے دیگر ذرائع:

چونکہ سود مسلمانوں کے لئے حرام ہے لہذا وہ غیر سودی تعلیمی قرض، اسکالرشپ، زکوۃ اور اوقاف ایجنسیوں کے ذریعہ سرمایہ کی فراہمی کا کوئی ذریعہ تلاش کرتے ہیں، بہر حال یہ ذرائع ناکافی ہیں اور اسی لئے مسلم طلبہ کو تعلیمی قرض فراہم کرنے کے قابل نہیں ہیں۔

سچر کمیٹی رپورٹ کے پیش ہونے کے بعد مرکزی حکومت نے کم آمدنی والے مسلم خاندانوں کے لئے پری میٹرک، پوسٹ میٹرک اور ڈگری سطح کی تعلیم کے لئے چند تعلیمی وظائف کا سلسلہ شروع کیا ہے، مرکزی حکومت کے تحت مولانا آزاد ایجوکیشنل فاؤنڈیشن اور چند ریاستوں کے اقلیتی مالیاتی اداروں نے بھی مسلم طلبہ کے لئے کچھ خصوصی وظائف کی شروعات کی ہے، بہر حال ان کا افسر شاہی طریقہ کار ان وظائف کی ادائیگی کی راہ میں مختلف رکاوٹیں کھڑی کر رہا ہے، سعودی عرب کا اسلامی ترقیاتی بینک وہ واحد ادارہ ہے جو ہر سال ایسے ایک سو بیس مسلم طلبہ کو غیر سودی قرض اور وظائف فراہم کرتا ہے جنہوں نے کسی پیشہ ورانہ کورس میں داخلہ حاصل کرلیا ہو۔

دیگر تمام ذرائع بھی مسلم طلبہ کی تعلیم اور مسلم معاشرہ کی ترقی کے لئے کافی نہیں ہیں، اسی لئے ہمیں مرکزی حکومت سے یہ مطالبہ کرنا چاہئے کہ وہ ہندوستان میں غیر سودی اسلامی بینکنگ کو ممکن بنائے اور غیر سودی تعلیمی قرض فراہم کرے، ہندوستانی مسلمانوں کی تعلیمی اور اقتصادی ترقی اس کے بغیر ناممکن ہے۔

☆☆☆

☆ سکریٹری مرکز ادب وسائنس۔

تعلیمی قرض اور مسلم امیدواروں کو اس کے حصول میں مشکلات

انجینئر طارق سجاد☆

ہندوستان کا تعلیمی پس منظر :

گذشتہ ایک دہائی سے ہندوستان میں اعلیٰ تعلیم کے حصول کا منظر نامہ بالکل بدل چکا ہے۔نئی نسل میں اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے اور خاص طور پر وکیشنل اور پروفیشنل کورسز کو کرنے کے لئے ایک ہوڑ سی لگی ہے۔ چنانچہ 17 ہزار کالجز، نی 400 یونیورسیٹیاں اور 13 قومی سطح پر مقبول و معروف تعلیمی ادارے(NIT, IISC,IIIT, IIM, IIT)وغیرہ تعلیمی ادارے بھی اب جدید اور اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیئے ناکافی ہو رہے ہیں۔آج سے چند سال قبل ان اعلیٰ تعلیمی اداروں سے تعلیم حاصل کرنے کے اخراجات ہر طالب علم کے لئے اٹھانا ممکن نہیں تھا نتیجتاً ایسے ذہین اور ہونہار طلبا و طالبات صرف مالی پریشانی کی وجہ کر ان اعلیٰ تعلیمی اداروں کے مسابقتی (Competative)امتحانات میں کامیاب ہونے کے باوجود ان اداروں سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے سے محروم رہ جاتے تھے۔غرض یہ کہ ایسے باصلاحیت نوجوان صرف مالی پریشانیوں کے سبب تعلیم چھوڑ کر مجبوراً کچھ چھوٹے موٹے روزگار میں لگ جاتے تھے۔

اس پس منظر میں جب ہم مسلمانوں کی نئی نسل کی اعلیٰ تعلیم کے حصول کا جائزہ لیتے ہیں تو وہ اور بھی ابتر نظر آتی ہے۔زیادہ تر مسلم بچے میٹرک اور پلس ٹو آتے آتے ڈراپ آؤٹ ہوجاتے ہیں اور جو چند باقی رہ جاتے ہیں وہ مالی دشواریوں کی بنا پر نہ اچھی کوچنگ حاصل کر سکتے ہیں اور نہ ہی ان مسابقتی امتحانات میں کامیاب ہو پاتے ہیں۔غرض اس طرح کے اعلیٰ تعلیمی

اداروں میں مسلمانوں کی فیصد محض 4% - 2% تک ہی رہ پاتی ہے۔حالیہ سچر کمیٹی کی رپورٹ نے اس طرف واضح نشاندہی کی ہے۔

تعلیمی وظیفہ (Scholarship) اور قرض :(Loan)

سرکاری اور چند غیر سرکاری اداروں نے ایسے ذہین طلباء و طالبات کے لئے کچھ مخصوص وظائف کا اہتمام کیا ہے جو مالی طور سے تعلیم حاصل کرنے میں قاصر رہتے ہیں لیکن ان وظائف کی تعداد بہت کم رہتی ہے اور یہ بیشتر ضرورت مند طلباء تک نہیں پہنچ پاتی ہے۔البتہ حکومتِ ہند نے حالیہ سچر کمیٹی کی سفارشات کو مدنظر رکھتے ہوئے وزارت اقلیتی امور (Ministry of Minority Affairs) نئی دہلی اور مولانا آزاد ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے تحت کئی طرح کے اسکالرشپ کا اعلان کیا ہے جسکی تفصیل آگے پیش کی جارہی ہے۔

اعلیٰ تعلیم کے بڑھتے ہوئے رجحان اور تعلیمی اخراجات کے روز افزوں اضافے کے سبب کئی پرائیوٹ اور نیشنلائزڈ (Nationalised) بینک طلباء کو تعلیمی قرض دینے کے لئے سامنے آئے ہیں۔ چند بینک جو طلباء و طالبات کو تعلیمی قرض دے رہے ہیں انکے نام اس طرح ہیں الہ آباد بینک نی پنجاب نیشنل بینک نی انڈین بینک نی اسٹیٹ بینک آف انڈیانی سنٹرل بینک نی HDFC بینک نی IDBI بینک وغیرہ ریزرو بینک آف انڈیا (RBI) کے حالیہ اعداد و شمار کے مطابق مختلف بینکوں کے ذریعہ دی جانے والی تعلیمی قرض گذشتہ سال ۹۹۶۲ کروڑ سے بڑھ کر پندرہ ہزار کروڑ ہوگئی، یعنی تقریباً ۵۱ فی صد کا اضافہ ہوا۔ان بینکوں سے تعلیمی قرض کا حصول کس طرح سے ہو اولاً اس کی جانکاری مسلم طلباء و طالبات کو نہیں ہوتی اور اگر ہوتی بھی ہے تو انکی شرائط اور انکے سود کی شرح (Interest rate) اتنی ہوتی ہے کہ مسلم طلباء و طالبات اس طرح کے لون (قرض) کو ترجیح نہیں دیتے۔آیئے ہم ان بینکوں کے ذریعہ تعلیمی قرض کے حصول کی تفصیلات کو مطالعہ کریں۔

بینکوں کے ذریعہ دیئے جانے والے تعلیمی قرض:

کوئی بھی طالب علم کسی بھی ایسے پروفیشنل یا وکیشنل، گریجویٹ یا پوسٹ گریجویٹ کورسز کے لئے ان بینکوں سے لون حاصل کر سکتا ہے جو کہ حکومت کے یو جی سی (UGC)،AICTE یا اسی طرح کے مرکزی اداروں سے منظور شدہ ہوں۔ کچھ بینکس پرائیوٹ اداروں کے ذریعہ چلائے جانے والے کورسز کے لئے بھی لون فراہم کرتے ہیں لیکن ترجیح ایسے کورسز کو ہی ملتی ہے جو ریاستی یا مرکزی حکومت سے منظور شدہ ہوں۔

عمومی طور پر بینک ایک امیدوار کو ہندوستان میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ 10 لاکھ کا قرض فراہم کرتا ہے۔اور جو بیرون ملک میں تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں انکے لئے 20 لاکھ تک۔ یہ رقم بینک کے ذریعہ ٹیوشن فیس کی ادائیگی، کورس بک کی خریداری، روزمرہ کے اخراجات اور ہوسٹل چارجز نیز کمپیوٹر یا کسی قسم کے آلات (Instruments) کی خریداری کے لئے دی جاتی ہے۔عام طور پر یہ بینک 4 لاکھ تک کے قرض میں کسی طرح کا سود (Interest) نہیں لیتا۔ 4 سے 10 لاکھ میں بینک کی شرح 12% - 10% اور 10 لاکھ سے اوپر قرض لینے پر 14% - 12% سالانہ تک ہوتی ہے۔قرض کی رقم کو لینے کے لئے امیدوار کے والدین کو گارنٹر (Guarantor) بننا پڑتا ہے۔اور بینک لون دیتے وقت والدین کی مالی صورتِ حال کی تحقیق و تفتیش بھی کرتا ہے۔

دورانِ تعلیم اور تعلیم کے مکمل ہونے کے 6 مہینے سے ایک سال تک بینک امیدوار سے لون کی رقم واپس کرنے کا مطالبہ نہیں کرتا لیکن امیدوار کو روزگار ملتے ہی یا تعلیم مکمل ہونے کے ایک سال کے بعد سود کے ساتھ تمام قرض کی رقم کی ادائیگی پانچ سے سات سالوں کے اندر بینک کو کرنی پڑتی ہے۔ جو امیدوار کسی وجہ سے قرض کی ادائیگی تعلیم مکمل کرنے کے بعد نہیں کرتا ہے تو بینک اسکے گارنٹر سے لون کے رقم کی وصولی کرنے کا حق رکھتا ہے۔ بینک شروعات کے دو سے تین سالوں میں سود کی رقم کی وصولی کرتا ہے۔اور آخر کے سالوں میں اصل (Principal) رقم کی وصولی کرتا ہے۔ اگر کوئی امیدوار چاہے تو پورے قرض رقم کی واپسی

تعلیم مکمل کرنے کے لئے فوراً بعد بھی کر سکتا ہے۔اس کے لئے کچھ بینک پرنسپل رقم پر کچھ فی صد ہرجانہ (Penalty) لگا کر رقم واپس لے لیتے ہیں اور اس طرح وہ امیدوار سود کی زائد رقم کئی سالوں تک دینے سے بچ جاتا ہے۔

قرض کی منظوری (Sanction) کے لیئے بینک امید وار سے جن کاغذات و دستاویزات کا مطالبہ کرتا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

☆ تعلیمی لون کے لئے پُر کیا ہوا درخواست
☆ آخری امتحان (Qualifying) کا مارکس شیٹ
☆ داخلے کا ثبوت
☆ کورس کے دوران ہونے والے اخراجات کی تفصیلات
☆ گارنٹر کی آمدنی کی تفصیلات وغیرہ

مسلم امیدواروں کو تعلیمی لون کے حصول میں مشکلات:

مسلم طلباء و طالبات کو اعلی تعلیم کے حصول کے لئے بینکوں کے ذریعہ مختلف لون اسکیم کی جانکاری نہیں ہوتی اور اگر معلومات ہوتی بھی ہے تو بینک سے رجوع کرنے پر بینک والے عام طور پر مسلم امیدواروں کو ٹال مٹول (Discourage) کرتے ہیں۔امیدواروں کے گارنٹر کی آمدنی کی بلا وجہ تحقیق کرتے ہیں اور کم آمدنی ہونے پر درخواست کو نامنظور بھی کر دیتے ہیں۔حالانکہ بینک کو یہ کلی اختیار ہے کہ بغیر گارنٹر کے یا اسکی آمدنی کے کم ہونے پر بھی امیدوار کو لون دے سکتا ہے۔

دوسری سب سے بڑی قباحت جو مسلم امیدواروں کو تعلیمی قرض لینے میں حائل ہے وہ ہے اسکا سودی نظام۔

واضح رہے کہ حکومت نے RBI کے ذریعہ تمام بینکوں کو یہ ہدایت دے رکھی ہے کہ تعلیمی قرض امیدواروں کو کم سے کم سودی شرح پر دی جائے لیکن مختلف بینک اپنے طور پر من

مانہ طریقے سے سود کی شرح عائد کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مسلم امیدواروں کی تعداد بینکوں سے تعلیمی قرض لینے میں کم ہوتی ہے۔جسکی نشاندہی سچر کمیٹی کی رپورٹ نے بھی کی ہے۔

حکومت ہند کی اسکالرشپ اسکیم:

سچر کمیٹی کی سفارشات کو مد نظر رکھتے ہوئے حکومت ہند کی وزارت اقلیتی امور (MMA) نے اقلیتوں کے لئے مندرجہ ذیل وظائف کا اعلان کیا ہے:

(1) پری میٹرک اسکالرشپ اسکیم

(2) پوسٹ میٹرک اسکالرشپ اسکیم

(3) میرٹ کم مینس اسکالرشپ (Merit - Cum - Means)

(4) مفت کوچنگ اسکیم

۱۔ پری میٹرک (Pre- Matric) اسکالرشپ اسکیم:

اس اسکیم کے تحت ایسے بچے جو سرکاری یا غیرہ سرکاری اسکولوں میں تعلیم پا رہے ہیں اور جن کے والدین کی سالانہ آمدنی ایک لاکھ روپئے سے کم ہے اس وظیفہ کے لئے درخواست دے سکتے ہیں۔ اس اسکالرشپ کے تحت طلبا/ طالبات کو Rs. 5700 سالانہ کی رقم فیس نی کتابوں وغیرہ کی خرید داری ار دیگر اخراجات کو پر کرنے کے لئے دی جاتی ہے۔اس اسکالرشپ کو دینے کا مقصد یہ ہے کہ اقلیتوں کے بچے کم سے کم ڈراپ آؤٹس ہوں کیونکہ اگر شروع سے ہی ابتدائی سطح پر ان ڈراپ آؤٹس (Drop Outs) کو نہیں روکا گیا تو اعلیٰ تعلیم تک اقلیتوں کے بچے نہیں پہنچ سکیں گے۔

۲۔ پوسٹ میٹرک (Post Matric) اسکالرشپ اسکیم:

یہ اسکالرشپ ایسے بچوں کے لئے حکومت ہند نے دینا شروع کیا ہے جو 2+ سطح پر مختلف مسابقتی امتحانات مثلاً میڈیکل نی انجینئرنگ اور دیگر پروفیشنل کورسز کی تیاری اور کوچنگ کر رہے ہوں۔ اس اسکالرشپ کے حقدار ایسے والدین ہیں جن کی آمدنی دو لاکھ

روپئے سالانہ سے کم ہے اور جن کے بچے میٹرک میں 50% سے زیادہ نمبر حاصل کئے ہیں۔اس اسکالرشپ کے تحت فیس اور دیگر امور کے اخراجات کے لئے 8400 روپئے سالانہ کو چنگ کے لئے دیا جاتا ہے۔

۳۔ میرٹ۔کم مینس (Merit - Cum - Means) اسکالرشپ:

یہ اسکالرشپ ایسے مسلم طلبا و طالبات کے لئے ہے جو میڈیکل' انجینئرنگ نی اکاؤنٹس مینجمنٹ وغیرہ کے تکنیکی یا پروفیشنل کورسز کو کر رہے ہوں اور جن کے والدین کی سالانہ آمدنی ڈھائی لاکھ روپئے سے کم ہے۔اس اسکیم کے تحت حکومت دس ہزار روپئے براہ راست امیدوار کو قیام وطعام اور ہاسٹل کے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے دے رہی ہے۔اور دس ہزار روپئے ان اداروں کو بھی دیا جارہا ہے جہاں سے امیدوار تعلیم حاصل کر رہا ہے۔قومی سطح پر معیاری اداروں مثلاً NIT, IISc, IIM, IIIT, IIT وغیرہ سے تعلیم حاصل کرنے والے طلبا وطالبات کی مکمل فیس کی ادائیگی براہ راست حکومت کے ذریعہ کی جارہی ہے۔

مندرجہ بالا تینوں اسکالرشپ اسکیموں کا کوٹا ریاست وار منسٹری آف مائنا ریٹی افیئرس کے ویب سائٹ میں درج ہے جو مندرجہ ذیل ہے www.minorityaffairs.gov.in ان تمام اسکالرشپ میں لڑکیوں کی ۳۰ فی صد تعداد محفوظ (Reserve) کردی گئی ہے۔

۴۔ کوچنگ اسکیم:

اس اسکیم کے تحت حکومت ایسے طلباء کو وظیفہ دے رہی ہے جو سوِل سروسز یا ریاستی سطح پر کرائے جارہے امتحانات کی تیاریاں کر رہے ہوں۔مولانا آزاد ایجوکیشن فاؤنڈیشن (MAEF) ایسے کوچنگ اداروں کے قیام کے عمل میں اچھی خاصی رقم دے رہا ہے جہاں سے اقلیتی بچے UPSC اور ریاستی حکومت کے امتحانات کی کوچنگ لے رہے ہیں۔

اسکالرشپ اسکیم کے لئے کارپس فنڈ:

حکومت ہند نے ان مختلف مندرجہ بالا وظائف کو دینے کے لئے مخصوص کورپس فنڈ کی تشکیل کی ہے جو کہ تعلیمی ٹیکس (Educational Cess) اور دیگر ذرائع سے کھڑا کیا گیا ہے۔اس فنڈ کے سود (Interest) کے ذریعہ جو آمدنی ہورہی ہے اس کو مختلف فلاحی کاموں اور تعلیمی وظائف میں خرچ کیا جارہا ہے۔اسکالرشپ کی رقم کو طلبا وطالبات کو لوٹانے کی چنداں ضرورت نہیں ہوتی ہے، لیکن اس طرح کے وظائف کی تعداد کم ہوتی ہے۔لہذا امیدواروں کو مجبوراً بینک لون کی طرف جانا ہی پڑتا ہے۔

غیر سرکاری اداروں کے ذریعہ دی جانے والی رقم:

ہندوستان میں چند ایسے بھی غیر سرکاری فلاحی ادارے ہیں جو مختلف قسم کے تعلیمی لون طلبا وطالبات کو اپنے ذرائع سے دے رہے ہیں۔ان میں چند جو مسلمانوں کے ذریعہ چلائے جارہے ہیں وہ غیر سودی تعلیمی لون امیدواروں کو فراہم کر رہے ہیں۔اس طرح کے لون دینے والے ادارے بہت کم ہیں۔ مثلاً مسلم ایجوکیشن ٹرسٹ نی اسلامک ڈیولپمنٹ بینک نی اسٹوڈنٹس اسلامک ٹرسٹ، فاؤنڈیشن فار سوشل کیئر (FSC) وغیرہ۔

حکومت ہند اگر واقعی اقلیتوں کے لئے اعلیٰ تعلیم کی فراہمی کے لئے سنجیدہ ہے تو اسے مندرجہ ذیل امور پر جلد از جلد پیش رفت کرنے کی ضرورت ہے:

(1) بینکوں کے ذریعہ دیے جانے والے تعلیمی لون کو اقلیتوں کے لئے سود سے مستثنیٰ کیا جائے۔

(2) مختلف وظائف اور اسکالرشپ کی تعداد کو بڑھایا جائے

(3) بینکوں سے قرض کے حصول کو اقلیتوں کے لئے آسان کیا جائے

(4) مسلمانوں کے لئے بلا سودی تعلیمی کورپس فنڈ کو تشکیل دی جائے

(5) بلا سودی غیر سرکاری اداروں کو حکومت زیادہ سے زیادہ مالی تعاون دے

کر فروغ دے۔

(6) مرکزی وقف کونسل اور ریاستی بورڈ اپنی آمدنی کا ایک معتدبہ حصہ تعلیمی قرض کے لئے مختص کرے

(7) ہر شہرنی علاقہ نی پنچائت اور بلوک لیول پر مسلم افراد اور اداروں کو اپنے طور پر تعلیمی قرضوں اور تعلیمی وظائف کا موثر نظم کرنا چاہیئے۔

علماء اور فقہا اور دانشوروں کے لئے یہ لمحہ فکر یہ ہے کہ جب تک تعلیمی قرض کی شرائط اور سود کی شرح کم نہیں ہوتی ہے تب تک کے لئے مسلم طلباء وطالبات اعلیٰ مگر خرچیلی تعلیم کس طرح حاصل کریں؟

☆☆☆

مختلف تعلیمی قرض اوراس کے شرائط

وجیابینک

استحقاق:

طالب علم ہندوستان کا شہری ہو، اس نے مبنی برصلاحیت انتخابی عمل یا امتحان داخلہ کے ذریعہ ہندوستان یا کسی دوسرے ملک میں متعلقہ پیشہ ور یا ٹیکنکل کورس میں داخلہ لے لیا ہو۔

ایسے کورسیز (Courses) جن کے لئے قرض دیا جاتا ہے۔

الف—اندرون ہند تعلیم کے لئے۔

گریجویشن کورسیز (عالمیت کے مساوی مختلف نصابیات): جیسے (BA) بی اے، بی کوم (B Com)، بی ایس سی (B. Sc) وغیرہ۔

پوسٹ گریجویشن کورسیز (فضیلت کے مساوی نصابیات): جیسے ماسٹر ڈگری، پی ایچ ڈی وغیرہ (تخصصاتی اور ریسرچ وتحقیق سے متعلق کورسیز)۔

پیشہ ورانہ کورسیز: انجینیر نگ، میڈیکل، زراعت، بیگاری (جانوروں سے متعلق طب کا شعبہ)، قانون، ڈینٹل (طب کا وہ شعبہ جو دانتوں سے متعلق ہے)، مینجمنٹ، کمپیوٹر سائنس کے کورسیز (بی سی اے BCA، ایم سی اے MCA، بی ایس سی ایس BSC in computer science، وغیرہ)۔

اینی میشن Animation (مسلسل قلمی خاکوں کے ذریعہ بنی ہوئی تصویروں کو

پردے پر حرکت کرتا ہوا دیکھانا، کارٹوننگ Cartooning ،کمپیوٹر سافٹ ویئر یا کمیرہ وغیرہ کے ذریعہ مضحکہ خیز صورت طرازی) ملٹی میڈیا Multi Media (پرنٹ والیکٹرانک اور ڈی جیٹیل وغیرہ وسائل کا مجموعہ یعنی جو عبارت وسماعت اور بصارت پر مشتمل ہو) اور گرافک ڈیزائننگ Graphic Designing وغیرہ۔

(ترمیمی فنون کی تخلیقات وتزئین خصوصا تجارتی مقاصد کے لئے)۔

ان تمام کورسیز کی مدت کم ازکم ایک سال یا اس سے زیادہ ہونا ضروری ہے اوران کی تعلیم ایسے مشہور ومعروف اداروں میں ہوتی ہے جن کے اندر مندرجہ ذیل شرائط پائی جاتی ہیں:

الف — جس کی تصدیق ناس کام NASSCOM کی طرف سے کی ہو۔

ب — جس کا الحاق AICTE سے ہوا ہو۔

ج — یو جی سی UGC سے ملحق کسی بھی ہندوستانی یونیورسٹی سے منظور شدہ ہو۔

د — کسی بھی غیر ملکی مشہور ومعروف یونیورسٹی سے ملحق ہو۔

یونیورسٹی سے ملحق اداروں یا شعبہ الیکٹرانک سے تسلیم شدہ اداروں کے کمپیوٹر سرٹیفکٹ کورسیز

سی اے، سی ایف اے اور آئی سی ڈپلومہ وغیرہ جیسے کورسیز (یہ تمام کورسیز مالیات سے جڑے ہوتے ہیں)۔

IIM, IIt, IISC, XLPI, اور NIFT وغیرہ جیسے باوقار اور عالمی شہرت کے حامل اداروں میں پڑھائے جانے والے کورسیز۔

CFAI نیشنل کالج کے پیشہ ورانہ کورسیز۔

مسٹر اینڈ مسز فرینکفن انسٹی ٹیوٹ آف ایئر ہوسٹس کے پیش کردہ کورسیز (جہازوں میں امور ضیافت پر مامور لڑکے، لڑکیوں کی تربیت کے کورسیز)۔

تربیتی پروگرام برائے پائلٹ (حکومت یا حکومت ہند کے شہری ہوابازی کے ڈائریکٹر جنرل سے منظور شدہ اداروں کے ذریعہ)۔

غیر ملکی مشہور معروف یونیورسٹی کے ذریعہ ہندوستان میں پڑھائے جانے والے کورسیز۔

منظور شدہ اداروں کے شام والے کورسیز

دوسرے تمام ایسے کورسیز جو ایسے کالج/یونیورسٹی کے ذریعہ پڑھائے جاتے ہوں جو UGC حکومت ہند، AICTE, AIBMS, ICRM وغیرہ سے منظور شدہ ہوں اوران کورسیز کے اختتام پر Diploma یا ڈگری دی جاتی ہو۔

ملکی اور مشہور و معروف اداروں میں پڑھائے جانے والے کورسیز بنک کسی بھی ادارے کے قابل تعریف مظاہرے کی بنیاد پر اس کے کورسیز منظور کرسکتا ہے۔

بیرون ملک تعلیم کے لئے:

گریجویشن: ملازمت دلانے والے پیشہ ورانہ اور ٹیکنیکل کورسیز جو مشہور و معروف یونیورسٹی میں پڑھائے جاتے ہوں۔

پوسٹ گریجویشن (فضیلت) MCA, MBA, MS وغیرہ۔

CIMA لندن، CPA امریکہ وغیرہ کی طرف سے چلائے جانے والے کورسیز۔

بیرون ملک کی حکومتوں کے اتھارٹی کی طرف سے منظور شدہ اداروں کے تربیتی پروگرام برائے پائلٹ۔ اس کی مثال میں حکومت ریاستہائے متحدہ امریکہ کی مرکزی ہوابازی انتظامیہ کو پیش کیا جاسکتا ہے۔

ان اداروں کی طرف سے جاری کردہ سندوں کا اس کے مساوی ہندوستانی سندوں میں تبدیل کیا جانا ممکن ہو جب کہ امیدوار ہندوستان میں ملازمت کا خواہاں ہو، یا پھر اپنی تعلیم و تربیت کی تکمیل کے بعد حکومت ہند کے شہری ہوابازی کے ڈائریکٹر جنرل کی ہدایتوں کے مطابق۔

کن اخراجات کے لئے قرض دیا جاتا ہے:

اسکول، کالج، یا اسپتال کی فیس ادا کرنے کے لئے۔

امتحان، لائبریری یا تجربہ گاہ کی فیس ادا کرنے کے لئے۔

کتاب، مشین، آلات، یونیفارم کی خریداری کے لئے۔

ضمانتی رقم، تعمیراتی فنڈ، بعد میں واپس کیا جانے والا ڈپازٹ کی ادائیگی کے لئے جس کی رسید اس ادارے کو دی گئی ہو۔

کرایہ، سفر کا خرچ (باہر جا کر تعلیم حاصل کرنے کی صورت میں)۔

کمپیوٹر اور کورس کی تکمیل کے لئے لازمی اشیاء کی خریداری۔

کورس کی تکمیل کی خاطر کوئی بھی خرچ جیسے تعلیمی سفر، پراجیکٹ ورک اور تھیسس وغیرہ کی تکمیل کے لئے۔

CET CELL کے نام سے DD جاری کرنے کے لئے۔

ادارہ، ہاسپٹل، امتحان، کتاب، سفر و باہر تعلیم حاصل کرنے کی صورت میں کمپیوٹر وغیرہ کے اخراجات کے لئے۔

قرض کی رقم:

ہندوستان میں تعلیم کے لئے زیادہ سے زیادہ دس لاکھ روپئے۔

بیرون ہند تعلیم کے لئے زیادہ سے زیادہ ۲۰ لاکھ روپئے۔

BPLR سالانہ رواں شرح سود 1.50 فیصد۔

دوران تعلیم قرض کی یا سود کی ادائیگی کی فرصت کی مدت میں سادہ سود (کورس کی تکمیل کے ایک سال بعد یا کسی ملازمت کے لئے تقرر کے چھ مہینے بعد اس میں جو بھی پہلے ہو۔

ایسے قرض داروں کو سود میں ایک فیصد کی رعایت کی جائے گی اگر دوران تعلیم سود کی رقم دی جاتی ہے۔

مارجن: